سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔3۔ایس۔سی۔آر

ایم۔ اے مورتی
بنام
اسٹیٹ آف کرناٹک اور دیگران

2 ستمبر 2003

[ڈوریسوامی راجواور اربجیت پاسیات، جسٹسز]

مقرر کردہ تاریخ کے بعد حاصل کردہ سروس لاء قابلیت۔اس کا اثر۔عہدوں کا اشتہار۔اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4اور 5اسی کے لیے درخواست دے رہے ہیں۔جواب دہندگان 4اور 5 کو درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ پر اہل نہ ہونے کے باوجود تحریری امتحان میں شرکت کی اجازت دی گئی ہے۔جواب دہندگان 4اور 5 انٹرویو کی تاریخ پر اہل ہیں۔جواب دہندگان 4 اور جواب دہندگان 5 کا انتخاب ویٹنگ لسٹ میں ڈال دیا گیا ہے۔اسی کو چیلنج کرنے والی عدالت عالیہ کے سامنے درخواست۔خارج کرنا۔ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ کے ایک سابقہ فیصلے پر انحصار کیا، جس میں یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ مذکورہ فیصلہ انتخاب کی تاریخ تک قابلِ عمل تھا، اوراس کے بعد نظر ثانی میں دیے گئے فیصلے، جس نے سابقہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا تھا، کو لاگو نہیں کیا۔منعقد ہوا، عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ انتخاب کی تاریخ پر چلنے والا فیصلہ عملی تھا نہ کہ بعد کے نظر ثانی کا فیصلہ۔جن امیدواروں نے بعد میں اہلیت حاصل کی تھی وہ تعیناتی کے لیے نااہل تھے جو درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ پر اہل نہیں تھے۔تاہم ان کی تعیناتی وں کو کیس کے حقائق پر الگ نہیں کیا گیا، لیکن مقررہ تاریخ پر اہل شخص اگرچہ بعد میں مقرر کیا گیا ہو وہ ان سے سینئر کا درجہ حاصل کرے گا۔

ممکنہ حد سے تجاوز کا نظریہ۔وضاحت۔کوئی ممکنہ حد سے تجاوز نہیں ہوگا جب تک کہ یہ مخصوص فیصلے میں اس طرح اشارہ نہ کیا جائے۔

عمر اوراس میں مطلوبہ قابلیت کا تعین کرنے والی دو آسامیوں پر بھرتی کے لیے اشتہار کے ذریعے درخواستیں

طلب کی گئیں۔اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 اور 5 نے اس کے جواب میں درخواست دی۔اگرچہ جواب دہندگان 4 اور 5 درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ پر اہل نہیں تھے،لیکن انہیں تحریری امتحان میں شرکت کی اجازت دی گئی۔تاہم،انٹرویو کی تاریخ پر وہ اہل تھے۔جب کہ مدعا علیہ نمبر 4 کا انتخاب کیا گیا تھا،مدعا علیہ نمبر 5 کو انتظار کی فہرست میں رکھا گیا تھا۔اس کے خلاف،اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی درخواست پیش کی جسے مسترد کر دیا گیا۔عدالت عالیہ نے عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر بھروسہ کیا جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ اگر درخواست گزار نے انٹرویو کے وقت تک اہلیت حاصل کر لی تھی تو یہ کافی ہے۔

عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے اپیل دائر کی گئی،جسے دوبارہ مسترد کر دیا گیا۔عدالت عالیہ کے سامنے اس بنیاد پر نظر ثانی کی درخواست دائر کی گئی تھی کہ عدالت عالیہ کے ذریعے عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر بھروسہ کیا گیا تھا جسے بعد میں مسترد کر دیا گیا تھا۔تاہم،نظر ثانی کی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ مدعا علیہ نمبر 4 کے انتخاب کی تاریخ پر،عدالت عظمیٰ کے پہلے فیصلے میں موقف اختیار کیا گیا اور اس لیے مدعا علیہ نمبر 4 کے انتخاب پر سوال نہیں اٹھایا جا سکا۔لہذا موجودہ اپیلیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد:.1.1۔عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ انتخاب کی تاریخ پر چلنے والا فیصلہ عملی تھا نہ کہ مذکورہ فیصلے پر نظر ثانی کا فیصلہ۔اس سے بھی زائد جب بعد کا فیصلہ پہلے فیصلے کا نظر ثانی لینے کے ذریعے ہوتا ہے جس معاملے میں کوئی فیصلہ بالکل نہیں ہوتا ہے اور نظر ثانی درخواستوں پر دیا گیا بعد کا فیصلہ مؤثر طریقے سے اور تمام مقاصد کے لیے دیا گیا واحد اور واحد فیصلہ ہوتا ہے،تو پہلے کا فیصلہ جائزے کی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مٹا دیا گیا ہے۔[332-بی-ڈی]

اشوک کمار شرما اور ایک اور بنام چندر شیکھر اور دیگر[1993]ضمیمہ 2 ایس سی سی 611 اور اشوک کمار شرما اور دیگران بنام چندر شیکھر اور دیگر[1997]4 ایس سی سی 18 نے وضاحت کی اور اس پر بھروسہ کیا۔

1.2۔عام طور پر،قانون کے اصول کو بیان کرنے والا اس عدالت کا فیصلہ اس کے زیر التواء مرحلے سے قطع نظر تمام مقدمات پر لاگو ہوتا ہے کیونکہ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے جو بیان کیا گیا ہے وہ

درحقیقت ابتدا سے ہی قانون ہے۔ممکنہ حد سے زیادہ حکمرانی کا نظریہ جو کہ امریکی فقہ کی ایک خصوصیت ہے، قانون کے عام اصول سے مستثنیٰ ہے۔ممکنہ حد سے زیادہ فیصلہ سنانا تشریح کے آئینی اصول کے اصولوں کا ایک حصہ ہے اور اس عدالت کے ذریعے اس کی طرف سے پہلے اعلان کردہ قانون کو ختم کرتے ہوئے اس کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔یہ ایک ایسا آلہ ہے جو طے شدہ مسائل کو دوبارہ کھولنے سے بچنے، کارروائی کی کثرت کو روکنے، اور غیر یقینی صورتحال اور قابل سماعت قانونی چارہ جوئی سے بچنے کے لیے بنایا گیا ہے۔دوسرے لفظوں میں، حق استقرار کی تاریخ سے پہلے حق استقرار کردہ قانون کے منافی کیے گئے اقدامات کو وسیع تر مفادِ عامہ میں درست قرار دیا جاتا ہے۔جیسا کہ اعلان کیا گیا قانون مستقبل کے مقدمات پر لاگو ہوتا ہے۔[331-ای-ایچ]

آئی سی گولک ناتھ اور دیگران بنام ریاست پنجاب اور ایک اور اے آئی آر (1967)۔

ایس سی 1643؛ مینجنگ ڈائریکٹر، ای سی آئی ایل، حیدرآباد اور دیگران بنام بی کرونکر اور دیگران [1993] 4ایس سی سی 727؛اشوک کمار گپتا بنام اسٹیٹ آف یوپی [1997] 5ایس سی سی 201اور بابرام بنام سی سی جیکب، [1999] 3ایس سی سی 362، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.3۔یہ اس عدالت کو بتانا ہے کہ آیا زیر بحث فیصلہ ممکنہ طور پر کام کرے گا یا نہیں۔دوسرے لفظوں میں، کوئی ممکنہ حد سے زیادہ فیصلہ نہیں ہوگا، جب تک کہ خاص فیصلے میں اس کی نشاندہی نہ کی جائے۔یہ فیصلہ کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے کہ کسی خاص معاملے میں فیصلہ ممکنہ حد سے زیادہ فیصلے کے نظریے کے اطلاق کے ذریعے اس کے اطلاق میں ممکنہ ہوگا۔[331-H،332-A]

2۔اپیل کنندہ اپنی تعیناتی کو مدعا علیہ نمبر 4 کے انتخاب کی تاریخ سے نافذ العمل مانتے ہوئے مدعا علیہ نمبر 4 سے سینئر کا درجہ دے گا۔یہ صرف سنیارٹی اور سروس کے تسلسل کو طے کرنے کے مقصد کے لیے ہوگا نہ کہ کسی تنخواہ یا دیگر مالی فوائد کے حق کے لیے۔چونکہ مدعا علیہ نمبر 5 صرف انتظار کی فہرست میں تھا، اور یہ کہا گیا ہے کہ اسے بعد میں مقرر کیا گیا ہے، اس لیے وہ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 4 سے بھی نیچے ہوگا۔[332-ای، ایف]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2003 کا دیوانی اپیل نمبر 6913-6914۔

1998 کے ڈبلیوا ے نمبر 479 میں ڈبلیوا ے نمبر 479 / 78 اور آر پی نمبر 53 / 2002 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے مورخہ 16.1.2002 اور 28.1.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر موہن، کاشی وشوشرا اور جی رام کرشن پرساد۔

جواب دہندگان کے لیے محترمہ للیتا کوشک، نریش کوشک، محترمہ شلپا چوہان، سنجے آر ہیگڑے، ای سی ودیا ساگر اور ڈاکٹر سشیل بلوندا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

اریجیت پسیات، جے۔: اجازت دی گئی۔

ان دونوں اپیلوں میں مشترکہ حقائق کی بنیاد اور قانونی منظر نامہ ہے اور اس لیے، اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا جاتا ہے۔

مختصر طور پر حقائق کا پس منظر اس طرح ہے:

کرناٹک اسٹیٹ فنانشل کارپوریشن (جسے اس کے بعد 'کارپوریشن' کہا گیا ہے) نے منیجر (فنانس اور اکاؤنٹس) کی دو آسامیوں پر بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ منیجر (فنانس اینڈ اکاؤنٹس) کی دو آسامیوں کے لیے درخواستیں طلب کرنے والے اشتہار میں، ایک عہدہ جنرل کے لیے اور ایک عہدہ درج فہرست ذات کے لیے، مطلوبہ تعلیمی قابلیت کا تعین کیا گیا تھا۔ اشتہار میں یہ شرط لگائی گئی تھی کہ عمر اور دیگر قابلیت کا حساب 31.7.1995 کے مطابق لگایا جائے۔ یہ بھی اشارہ دیا گیا کہ مکمل معلومات کے ساتھ مقررہ فارمیٹ میں درخواستیں 29 جولائی 1995 سے پہلے مقررہ اتھارٹی تک پہنچنی چاہئیں اور نامکمل درخواستیں اور درخواستیں بغیر ضروری انکلوژرز کے مسترد کر دی جانی چاہئیں۔

اپیل کنندہ اور جواب دہندگان 4 اور 5 اشتہار کے جواب میں درخواست گزار تھے۔ اگرچہ مدعا علیہ نمبر 4 درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ پر اہل نہیں تھا، لیکن اسے تحریری امتحان میں شرکت اور حاضر ہونے کی اجازت دی گئی۔ تاہم، انٹرویو کی تاریخ پر وہ اہل تھے۔ تحریری امتحان 1.10.1995 پر اور ویوا وائس 25.11.1995 پر منعقد کیا گیا تھا۔ جواب دہندہ نمبر 5 کے ساتھ بھی اسی طرح کی پوزیشن بتائی گئی تھی۔ جب مدعا علیہ نمبر 4 کا انتخاب کیا گیا تو اپیل کنندہ نے اپنے انتخاب کو قانون کے مطابق نہ ہونے کا چیلنج کیا۔ واضح رہے کہ ویٹنگ لسٹ تیار کی گئی ہے اور مدعا علیہ نمبر 5 کو ویٹنگ لسٹ میں رکھا گیا ہے۔

بنگلور میں کرناٹک عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی تھی جس میں مدعا علیہ نمبر 4 کے انتخاب اور مدعا علیہ نمبر 5 کو ویٹنگ لسٹ میں رکھنے کو چیلنج کیا گیا تھا۔ اگرچہ، عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ نمبر 4 ملازمت کی تاریخ کے مطابق نا اہل ہے، لیکن انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ مفادِ عامہ میں انتخاب کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔

اشوک کمار شرما اور ایک اور بنام چندر شیکھر اور دیگر [1993] ضمیمہ 2 ایس سی سی 611 (جسے اس کے بعد اشوک کمار شرما کیس نمبر I کے طور پر بیان کیا گیا ہے) میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا تھا جہاں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ اگر درخواست گزار نے انٹرویو کے وقت تک اہلیت حاصل کر لی تھی تو یہ کافی ہے۔

ڈویژن بنچ کے سامنے ایک رٹ اپیل دائر کی گئی۔ ڈویژن بنچ نے تعلیم یافتہ سنگل جج کے نقطہ نظر کی تصدیق کی۔ ایک نظر ثانی کی درخواست اس موقف کے ساتھ دائر کی گئی تھی کہ اشوک کمار شرما کے کیس نمبر I میں رائے کو بعد میں اشوک کمار شرما اور دیگران بنام چندر شیکھر اور دیگر [1997] 4 ایس سی سی 18، (جسے اس کے بعد اشوک کمار شرما کیس نمبر II کے طور پر بیان کیا گیا ہے) میں مسترد کر دیا گیا ہے۔ اس لیے ڈویژن بنچ کے فیصلے پر نظر ثانی ضروری تھی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے فیصلہ دیا کہ اگرچہ تسلیم شدہ طور پر 18.7.1995 یعنی اشتہار کی تاریخ کو مدعا علیہ نمبر 4 درخواست دینے کا اہل نہیں تھا، پھر بھی چند تاریخیں اور حقائق متعلقہ ہیں۔ وہ اپریل 1995 میں ایم بی اے کے امتحان میں حاضر ہوئے تھے اور نتائج کا استقرار 4.9.1995 پر کیا گیا تھا۔ تحریری امتحان 1.10.1995 پر اور ویوا وائس 25.11.1995 پر منعقد کیا گیا تھا۔ کم از کم جب تک تحریری امتحان اور ویوا وائس ٹیسٹ منعقد ہوئے، اس نے مطلوبہ اہلیت حاصل کر لی تھی۔ اشوک کمار شرما کے کیس نمبر I میں فیصلہ

18.12.1992 پر دیا گیا اور مذکورہ کیس میں نظر ثانی درخواست میں فیصلہ 10.3.1997 پر پیش کیا گیا۔ مدعا علیہ نمبر 4 کی تعیناتی اس وقت کی گئی جب اشوک کمار شرما کے کیس نمبر ا کے پہلے فیصلے نے میدان سنبھالا۔ لہذا، یہ فیصلہ دیا گیا کہ انتخاب کی تاریخ پر، پہلا فیصلہ میدان میں تھا؛ اور اس لیے، اس فیصلے کی منطق کو لاگو کر کے مدعا علیہ نمبر 4 کے انتخاب پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔

اپیل کنندہ کے ماہر وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ کا نقطہ نظر غلط ہے کیونکہ اس عدالت کی طرف سے اعلان کردہ قانون کو ہر وقت قانون سمجھا جاتا ہے۔ عام طور پر، قانون کے اصول کو بیان کرنے والا اس عدالت کا فیصلہ اس کے زیر التواء مرحلے سے قطع نظر تمام مقدمات پر لاگو ہوتا ہے کیونکہ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے جو بیان کیا گیا ہے وہ درحقیقت ابتدا سے ہی قانون ہے۔ ممکنہ حد سے زیادہ حکمرانی کا نظریہ جو امریکی فقہ کی ایک خصوصیت ہے، قانون کے عام اصول سے مستثنیٰ ہے، پہلی بار ایل سی گولک ناتھ اور دیگران بنام ریاست پنجاب اور ایک اور اے آئی آر (1967) ایس سی 1643 میں درآمد اور لاگو کیا گیا تھا۔ مینیجنگ ڈائریکٹر، ای سی آئی ایل، حیدرآباد اور دیگران بنام بی کرونکر اور دیگران [1993] 4 ایس سی سی 727 میں، یہ نظریہ اپنایا گیا۔ ممکنہ حد سے زیادہ فیصلہ سنانا تشریح کے آئینی اصول کے اصولوں کا ایک حصہ ہے اور اس عدالت کے ذریعے اس کی طرف سے پہلے اعلان کردہ قانون کو ختم کرتے ہوئے اس کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے جو طے شدہ مسائل کو دوبارہ کھولنے سے بچنے، کارروائی کی کثرت کو روکنے، اور غیر یقینی صورتحال اور قابل سماعت قانونی چارہ جوئی سے بچنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، حق استقرار کی تاریخ سے پہلے حق استقرار کردہ قانون کے منافی کیے گئے اقدامات کو وسیع تر مفادِ عامہ میں درست قرار دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ استقرار کیا گیا قانون مستقبل کے مقدمات پر لاگو ہوتا ہے۔ (اشوک کمار گپتا بنام اسٹیٹ آف یوپی [1997] 5 ایس سی سی 201، بابرام بنام سی سی جیکب، [1999] 3 ایس سی سی 362 دیکھیں۔ یہ اس عدالت کو بتانا ہے کہ آیا زیر بحث فیصلہ ممکنہ طور پر کام کرے گا یا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں، کوئی ممکنہ حد سے زیادہ فیصلہ نہیں ہوگا، جب تک کہ خاص فیصلے میں اس کی نشاندہی نہ کی جائے۔ یہ فیصلہ کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے کہ کسی خاص معاملے میں فیصلہ ممکنہ حد سے زیادہ فیصلے کے نظریے کے اطلاق کے ذریعے اس کے اطلاق میں ممکنہ ہوگا۔ پابند مثال کا نظریہ عدالتی فیصلوں میں یقین اور مستقل مزاجی کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے اور فرد کو روزمرہ کے معاملات کا حصہ بننے والے لین دین کے نتائج کے بارے میں یقین دہانی فراہم کرنے کے علاوہ قانون کی نامیاتی ترقی کو قابل بناتا ہے۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے، عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دے کر غلطی کی کہ انتخاب کی تاریخ پر چلنے والا فیصلہ عملی تھا نہ کہ اشوک کمار شرما کے کیس نمبر 2 میں نظر ثانی کا فیصلہ۔ اس سے بھی زائد جب بعد کا فیصلہ پہلے فیصلے کے جائزے کے ذریعے ہوتا ہے جس معاملے میں کوئی فیصلے

بالکل نہیں ہوتے ہیں اور نظر ثانی درخواستوں پر دیا گیا بعد کا فیصلہ مؤثر طریقے سے اور تمام مقاصد کے لیے دیا گیا واحد اور واحد فیصلہ ہوتا ہے، تو پہلے کا فیصلہ جائزے کی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مٹا دیا گیا ہوتا ہے۔اس لیے عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے

یہ ہمیں اس مضحکہ خیز سوال کی طرف لے جاتا ہے کہ راحتوں کو کیسے ڈھالا جا سکتا ہے۔یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ بعد میں اپیل کنندہ کو 9.11.2002 پر بھی مقرر کیا گیا ہے۔اگرچہ اس معاملے میں مدعا علیہ نمبر کی تقرریوں کو الگ کرنا جائز تھا۔4 اور مدعا علیہ نمبر 5، اس مقدمے کے عجیب و غریب حقائق پر، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے اور اس کے بجائے فریقین کے حقوق کو ایک مختلف کورس اپناتے ہوئے خاطر خواہ انصاف کے مفاد میں مساوات پر کام کر کے ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔اپیل کنندہ اپنی تعیناتی کو مدعا علیہ نمبر 4 کے انتخاب کی تاریخ سے نافذ العمل مانتے ہوئے مدعا علیہ نمبر 4 سے سینئر کا درجہ دے گا۔یہ صرف سنیارٹی اور سروس کے تسلسل کو طے کرنے کے مقصد کے لیے ہوگا نہ کہ کسی تنخواہ یا دیگر مالی فوائد کے حق کے لیے۔چونکہ مدعا علیہ نمبر 5 صرف انتظار کی فہرست میں تھا، اور یہ کہا گیا ہے کہ اسے بعد میں مقرر کیا گیا ہے، اس لیے وہ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 4 سے بھی نیچے ہوگا۔اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ایم۔پی۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document